

کون سی خوبیاں نائب صدر کو اہم بناتی ہیں

مشل آسٹین

امریکہ میں صدارتی امیدوار اپنے نائبین کے انتخاب
میں اس کے تجربے، جنس، جغرافیائی خطرے،
سیاست اور شخصیت پر غورو خوض کرتے ہیں۔

نائب صدر کا اصل آئینی مقصد یہ ہے کہ اگر صدر ڈھنی و جسمانی طور پر معدود ہو جائے یا دوران میقات اس کا انتقال ہو جائے، وہ استعفی دے دے یا اس کا مواخذہ ہو جائے تو وہ عارضی یا مستقل طور پر صدر کے فرائض انجام دے سکے۔

امریکہ کی تاریخ میں نواب صدور ایسے گزرے ہیں جو اپنی میقات کے دوران صدر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ باقی نے عارضی طور پر صدر کے فرائض انجام دے۔ مثلاً نائب صدر ڈک چینی نے ۲۰۰۰ء میں اس وقت صدارتی فرائض انجام دے تھے۔ اگرچہ ایشن ہارن کا شرمان ماہرین میں ہوتا ہے جن کا خیال ہے کہ جب رائے دہندگان بیٹھ پیپر ٹھپک لگا رہے ہوتے ہیں تو پسندیدہ نائب صدر ایسے خیال بھی نہیں آتا۔ لیکن اس کے

واشین ڈی سی میں واقع امریکی یونیورسٹیوں میں مواصلات کے پروفیسر لیونارڈ اشین ہارن کے بقول ”اس سے ہمیں صدارتی امیدواروں کی فکر اور لوگوں کے بارے میں ان کی قوت فیصلہ سازی کے بارے میں اندازہ لگانے میں مدد ملتی ہے۔“

کیا یہ انتخاب کوئی تجربہ خیز خطرناک یا قابل پیش گوئی امر ہے؟ کیا صدارتی امیدوار اس معاہلے میں دوسروں کو عطاویں لیتا ہے یا تن تھا فیصلہ کرتا ہے؟ کیا رائے دہندگان کا ر عمل ”انہوں نے اس شخص کو کیوں چنان ہے؟“ یا ”واہ کیا خوب انتخاب ہے؟“ ہوتا ہے۔ شریک انتخاب کو منتخب کرنے میں جو عوامل پیش نظر ہوتے ہیں جب صدر جارج ڈبلیو ایش ایک طی عمل کے دوران ہے ہوش ہو گئے تھے۔ اگرچہ ایشن ہارن کا شرمان ماہرین میں ہوتا ہے جن کا خیال ہے کہ اکثر و پیشتر لوگ یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ صدارتی انتخاب سے اکثر و پیشتر لوگ یہ اختیار کرتے ہیں، اور پھر اسی تباہ کی بنیاد پر وہ صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔

۲۰۰۸ کے دوران صدارتی امیدوار کے انتخاب کے لئے ہونے والی پر ائمروں اور کاسوں میں امریکیوں کی ایک بڑی تعداد نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ لیکن اس کے بر عکس نائب صدر ایسے خصوصیات کے انتخاب میں صرف ایک ہی شخص کا ووٹ فیصلہ کرنے ہوا کرتا ہے۔

امریکی نائب صدر ایسے خصوصیات کے انتخاب سیاسی پارٹیوں کے صدارتی امیدواروں کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ صدارتی امیدوار اس سلسلے میں دوسروں کی مددو لے سکتا ہے لیکن حقیقی طور پر اس کا انحصار اس کے سیاسی اور جگہ فیصلے پر ہوتا ہے۔ اس کے اس انتخاب سے اکثر و پیشتر لوگ یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ صدارتی امیدوار کسی اہم معاہلے میں کیا روشن اختیار کرتے ہیں، اور پھر اسی تشخیص کی بنیاد پر وہ صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔

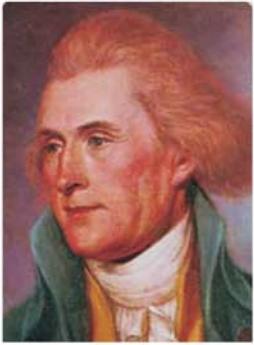


جو بیڈن نائب صدر کے عہدے کیلئے ڈیموکریٹ پارٹی کے امیدوار امریکی سینیٹ کے ۲۵ سالہ رکن جو بیڈن ۱۹۷۲ء سے مشرقی ساحل پر واقع چھوٹی سی ریاست ڈیلاویر کی نمائندگی کرتے آئے ہیں۔ پہلی بار جب وہ سینیٹ کیلئے منتخب ہوئے تھے تب ان کی عمر ۲۹ سال تھی۔ وہ میں الاؤ ای تعلقات میں مہارت اور قومی سلامتی میں تحریر کے حوالہ سے توجیبی جانے جاتے ہیں۔ بیڈن امریکی سینیٹ کی خارج تعلقات کمیٹی کے سفرہ رہا ہیں۔ امریکہ کی خارج پالیسی کی صورت گری میں اس کمیٹی کا رول بہت نمایاں ہے۔ انہوں نے بہت سے ممالک کا سفر کیا ہے۔ ابھی حال میں وہ جاریا بھی گئے تھے۔ فروری میں وہ ہندوستان میں تھے۔ بیڈن نے ۱۹۸۸ء میں اس وقت گزشتہ ۲۰۰۸ء میں صدارتی امیدوار بننے کی کوشش کی تھی مگر آئینہ کاوس کے بعد وہ اس مقابلہ سے ہٹ گئے تھے۔ صدارتی انتخاب کی نہیں میں پہلی بار پیغام کے ذریعہ ان کے ہزاروں شیدائیوں کو معلوم ہوا کہ بارک ادب امنے بیڈن کو نائب صدر کے عہدے کے لئے امیدوار بنایا ہے۔

سارہ پلے لن نائب صدر کے عہدے کے لئے ری پلکن پارٹی کی امیدوار

۲۰۰۶ سال میں سارہ پلے لن الاسکا کی گورنر ہیں۔ وہ ری پلکن پارٹی کے نکت پر صدارتی انتخاب لڑنے والی پہلی خاتون امیدوار ہیں۔ ان کو گورنر منتخب کیا گی تھا۔ اس وقت انہوں نے ری پلکن پارٹی کی گورنر کو ہر ای تھا اور الاسکا کی کمیٹی کے سفرہ رہا ہے۔ اس کی مدد گیس کنزرویشن کمیٹی کی چیزوں میں بھی تھیں۔ گورنر کی حیثیت سے پہلے سارہ پلے لن نے تیل اور گیس کے آلات، ہبتوں اور نیا دی ڈھانچے کی گمراہی اور دیکھ بھال کے لئے الاسکا کا پڑو لیم سٹر انگریزی آفس قائم کیا تھا اور موسمیاتی تبدیلی کا بینہ بھی بنائی تھی، جس کا مقصد الاسکا میں موسمیاتی تبدیلی کی حکمت عملی وضع کرنا تھا۔ انہوں نے الاسکا کے اخلاقی قوانین وضع کرنے میں بھی مدد کی تھی۔





امیدوار "ایک نرم تو دوسرا گرم"، والا کھل کھلتے ہیں۔ نائب صدارتی امیدوار، ہر لفظ مقابل پروار کر سکتا ہے لیکن صدارتی امیدوار ان چیزوں سے بظاہر بالآخر دکھائی دیتا ہے۔ وہ کہتے ہیں "اگر آپ کرئی صدارت کے امیدوار ہیں۔۔۔ تو آپ کی شاخت منقی نہیں ہوئی چاہئے۔" جب رونالڈ ریگن صدارتی امیدوار کے لئے طالع آسمانی کر رہے تھے تو ان کے نائب صدارتی امیدوار جارج بیش ڈیوکر نائب صدارتی امیدوار گیرالدین فیرارو سے پنجہ آزمائی کرتے ہوئے ان کے تجویزات، مصلاحیت و استعداد اور حیثیت و مقام کے بارے میں سوالات قائم کر رہے تھے۔ اور ریگن یہ رخ اپنائے ہوئے تھے کہ کسی عورت پروار کرنا ان کے شایان شان نہیں ہے۔

پر انکریز اور قومی اجاجیسوں کے مابین عرصے میں امریکی نیوز میڈیا میں یہ انکلیں لگائی جاتی ہیں کہ صدارتی امیدوار جان میک کین اور بارک اوباما اپنے رفیق ہم کی حیثیت سے کس کا انتخاب کرتے ہیں۔ پہلی بار ایک ہندوستانی امریکی، لوکیانا کے گورنر بابی جندل کا نام ان افراد کی فہرست میں شامل تھا جن کے بارے میں یہ گمان کیا جا رہا تھا کہ وہ صدارتی امیدوار نامزد ہو سکتے ہیں۔

مزید معلومات کر لئے:

امریکے کے نائب صدر

http://www.senate.gov/artandhistory/history/common/briefing/Vice_President.htm

امریکی آئین میں بارہویں ترمیم

http://www.archives.gov/exhibits/charters/constitution_amendments_11-27.html

دور باشیں: امریکہ کے پہلے نائب صدر اور دوسرے صدر، جان ایڈمس۔

باشیں: تیسرا صدر تھامس جیفرسن کا ایک پورٹریٹ۔

نیچے: سابق امریکی صدر جمی کارفر اور نائب صدر والفر موڈنیل (باشیں) ۱۹۷۹ء میں واشنگٹن ڈی سی میں فنڈ اکھا کرنے کے دوران۔

برکس دوسرے ماہرین کا نقطہ نظر یہ ہے کہ نائب صدر کے انتخاب صدر کے لئے ایک میں یہ بات ذہن نشین ہوئی چاہئے کہ اس عہدہ جلیل کے لئے ایک ایسے شخص کو منتخب کیا جانا چاہئے جو صورت پر نے پر صدارتی ذمہ داریاں بھاگ سکے۔ وکرنسہ وہ اس نیم یا "نکٹ" کو ووٹ دینے میں حواس پا خاڑتے ہو سکتے ہیں۔

اکثر ویژت امیدوار اس نکتے کو لخوڑاگہ رکھتے ہیں کہ صدارتی امیدوار سے قدرے مختلف خلیے یا پس منظر رکھنے والا نائب صدارتی امیدوار کس طرح "نکٹ" کو متوازن رکھتے ہوئے رائے دہنگان کو اپنی جانب متوجہ کر سکتا ہے۔ اسی طرح صدارتی امیدوار سے یکسر مختلف سیاسی زاویہ نظر رکھنے والا اشریک مہم امیدوار بھی نکٹ کو متوازن کرنے میں مدد و معاون ہو سکتا ہے۔ ایک ایسا نائب صدارتی امیدوار جو اپنی آبائی ریاست میں مشہور و معروف ہو وہ بھی صدارتی امیدوار کو کامیاب و کارمان کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کی ریاست کی آبادی اور رائے دہنگان کی تعداد معمول ہو۔

۲۰۰۳ء میں، میساچوٹس کے ایک نیواگنینڈر، جان کیری اور ناتھ کیرلینا کی جنوبی ریاست کے جان ایڈورڈز ڈیموکریک

صدرتی اور نائب صدارتی امیدوار کی حیثیت سے نامزد ہوئے۔ ایڈورڈز نے صدارتی مہم چلانی اور کیری کی مہم ایڈورڈز کے دوڑز کی تعداد میں اضافہ کا سبب بنی۔

اٹھیں ہارن کے قول "اس قاعدہ کلیے میں ہمیشہ مستثنیات بھی ہوتے ہیں۔" ۱۹۹۲ء میں ارکنساس کے ڈیوکریٹ بل کلشن نے ٹینیسی کے سینیٹر الگور کو منتخب کیا جو بذات خود "ایک جنوبی اعتدال پسند تھے۔" کبھی کبھی پارٹی کے تکمیدیں مجوزہ صدارتی امیدوار پر ایک ایسے نائب صدارتی امیدوار کو منتخب کرنے کے لئے دباؤ ڈالتے ہیں جو صدارتی امیدوار کی کمزوریوں کا ازالہ کر سکے۔

مثلاً خارجہ پالسی میں مہارت تامد نہ رکھنے والے کسی صدارتی

امیدوار سے یہ اصرار کیا جا سکتا ہے کہ وہ ایسے رفیق کا رکنا انتخاب

کرے جسے پیروں ملک کام کرنے کا تجربہ ہو۔

اٹھیں ہارن کہتے ہیں کہ ایسے باؤ کے باوجود "زیادہ تر امیدوار کی اپنی شخصیت پر نیزاں بات پر محض، ہوتا ہے کہ وہ کس طرح کوئی شخص کو اعلیٰ انتظامیہ میں دیکھنا پسند کرتے ہیں۔" "مستزادی کہ دستور، درصل، انتظامیہ میں نائب صدر کو کوئی رول فراہم نہیں کرتا اور بھی وجہ ہے کہ چند صدور نے انتخاب کے بعد اپنے رفیق ہم کو یکسر نظر انداز کر دیا۔ ضرورت پڑنے پر کریکی صدارت سنبھالنے کے علاوہ نائب صدر کے دیگر آئینی فرائض میں ایوان بالا، بینیٹ کی صدارت کرنا، اور گرونوں کی تعداد برابر، ہوتا پانی فصلہ کرن ووٹ انداشمال ہیں۔

اگر امیدوار اپنے نائب کے انتخاب میں کسی قسم کے تنبدب

میں ہو تو ایک ٹیم اس کی ہر ممکن مدد کے لئے تیار ہوتی ہے جو نائب

صدر کے لئے زیر غور امیدواروں کے بیانی امڑو یو لیتی ہے اور

ان کے بارے میں مفصل معلومات حاصل کرتی ہے تاکہ ان کی

ایسی کمزوریوں کی شاخت ہو سکے جو انتخابی ہم کے لئے ضرور ہو۔ یہم

حیرت انگیز سفارشات کر سکتی ہے لیکن صدارتی امیدوار نیم کی رائے

کوٹھرا کر اپنی پسند کے امیدوار کو نامزد کر سکتا ہے۔ ۲۰۰۰ء میں،

جارج بوش نے اس وقت لوگوں کو حیرت و استخواب میں ڈال دیا

صدارتی امیدوار نامزد کر دیا۔

انتخابی ہم میں نائب صدارتی امیدوار کا روں تنوع سے بھر پور

ہوتا ہے اٹھیں ہارن کے قول صدارتی امیدوار اور نائب صدارتی

نائب صدور جو صدر بنے



امریکہ کی ۲۳۲ سالہ تاریخ میں ۹ بر سر عہدہ نائب صدور، عہدہ صدارتیکے پہنچنے میں کامیاب رہے۔

جان ٹیلر، دیم ہیری ہیرس کے جگہ منتخب ہوئے جنکی موت ۱۸۲۱ء میں فرمومیتے ہوئی۔

ملارڈ فلمور، رزکری ٹیلر کی جگہ جس کی ۱۸۵۰ء میں اچاک موت واقع ہو گئی۔

اینڈریو جوئنس، ۱۸۶۵ء میں ابراہم لنکن کے قتل کے بعد صدر بنے۔

چیسٹر آر ترچ، یہس گار فیلڈ کی جگہ ۱۸۸۱ء میں ان کے قتل کے بعد صدر بنے۔

تھیڈور روزویلٹ، ولیم مکنیٹ کی جگہ صدر بنے جنکا قتل ۱۹۰۱ء میں کر دیا گیا تھا۔

کلیون کوچ، ویمن ہارڈنگ کی جگہ ۱۹۲۳ء میں بارٹ ایک سے ان کی موت کے بعد صدر بنے۔

ہیری ٹرومن، فرینکلن ڈی روزویلٹ کی جگہ ۱۹۴۵ء میں ان کی موت کے بعد صدر بنے۔

لنڈن بی جان جان ایف کنیڈی کی جگہ ۱۹۶۳ء میں ان کے قتل کے بعد صدر بنے۔

گیرالڈ آر فورس، رچرڈ ایم نکن کی جگہ ۱۹۷۴ء میں ان کے استغفار بنے۔ (وائی ایم)

ایکٹھوڑل کا لجھ حلقہ رائے دہنگان وہ گروپ ہے جو درحقیقت صدر اور نائب صدر کو منتخب کرتا ہے۔ انتخاب کنندگان کا تین ریاست کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ یہ دیکھا جاتا ہے کہ کسی ریاست میں امریکی کانگریس کے ارکان کی تعداد کیا ہے۔ زیادہ آبادی والی ریاستوں میں زیادہ ارکان ہوتے ہیں۔ اگر کوئی صدر ایک امیدوار ریاست میں اکثریت حاصل کر لیتا ہے تو اسے اس ریاست کے تمام ووٹ مل جاتے ہیں۔ سبکی وجہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کسی امیدوار کو پورے امریکہ میں اکثریت حاصل ہو لیکن اگر حریف مقابلہ زیادہ آبادیوں والی ریاست میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے تو وہ اپنے حریف سے بگست کھا سکتا ہے۔

اپنے عملے کو جیرت زدہ کر دیا جب انہوں نے اعلان عام سے محض چند منوں پہلے ان سے میری لینڈ کے گورنر اپنے ایگزیکووٹیو کو اپنے رفق مہم کی حیثیت سے بلانے کو کہا۔ لیکن اس معاملے میں ٹیم کی رائے پر غور و خوض کرنا بہتر ہوتا ہے۔ اب سبکی وجہ کہ ایگزیکو، انتخاب سے قبل کی لینڈ میڈیج مراسم کارروائیوں کی وجہ سے استغفاری دیا پڑا۔ مستغفوں ہونے والے نائب صدر میں ایگزیکو پہلے نائب صدر نہیں ہیں۔ ان سے قبل جان سی کیلہا ڈن، صدر اینڈر یون چیکس کے نائب مقرر ہوئے لیکن بعد میں انہوں نے ایوان بالا میں ایک خالی نشست کے لئے انتخاب میں حصہ لینے کو ترجیح دی۔ وہ کامیاب ہوئے اور ۱۸۳۲ میں انہوں نے نائب صدارت سے استغفوی دی دیا۔

مشل آشین، امریکہ ڈاٹ گو میں اسٹاف فلکار ہیں۔ زیر نظر مضمون میں اور نڈا یز لوگ نے اضافے کئے ہیں۔

کو ایک ہی نکٹ پر انتخاب میں شرکت کو ضروری قرار دیا گیا تھا، ترمیم میں نائب صدر ایک امیدوار کی لازمی استعداد کی بھی صراحت کی گئی تھی جو صدر ایک امیدوار کے مساوی تھی، یعنی امریکی نژاد شہری ہونا، کم از کم ۳۵ سال کا ہونا اور کم از کم ۱۳ سال تک امریکہ میں مقام ہونا۔ ترمیم میں یہ بھی مذکور تھا کہ صدر ایک امیدوار اور نائب صدر ایک امیدوار ایک ہی ریاست کے باشدے نہیں ہو سکتے۔

نائب صدر کے انتخاب کا نیا دور ۱۹۷۰ میں اس وقت شروع ہوا جب صدر فریڈنکلن روزویلٹ نے تیرسی میقات کے لئے یہ شرط عائد کر دی کہ نائب صدر جان نیشن گارنی جگہ وزیر رعایت ہنزی و پلیس کو مقرر کیا جائے۔ پارٹی قائدین رضا مند ہو گئے اور انہوں نے ڈیمکریٹیوں نے اپنی بصیرت سے اس منسٹے کا اور اک کر لیا تھا۔ اب کسی دوسرا پارٹی سے تعلق رکھنے والے امیدوار کا کچھ میں ووٹ دے۔

اس وقت سے لے کر آج تک صرف ایک صدر ایک امیدوار نے نائب صدر ایک امیدوار کے انتخاب کا فیصلہ پارٹی کے قومی کونسل پر چھوڑ دیا تھا۔ ۱۹۵۲ء میں، ڈیمکریٹیک امیدوار ایڈ لائی اسٹیون نے مندوں میں پر یہ فیصلہ چھوڑ دیا تھا کہ وہ سینیٹ اسٹیشن کیفایر اور جان ایف لینڈی میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیں۔ حالانکہ کیفایر ویرنے پارٹی میں کامیابی حاصل کر لیکن وہ انتخاب ہار گئے۔ دریں اثناء کیتھی نے عوام میں مقبولیت حاصل کر لی جس کے نتیجے میں وہ چار سال بعد صدر منتخب ہوئے۔

حالانکہ پارٹی کے قائدین نائب صدر ایک انتخاب میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن صدر ایک امیدوار اپنی پسند کے نائب صدر ایک امیدوار سے غیر رسمی گفتگو کے بعد خود ہی ایسے شخص کا انتخاب کر لیتا ہے جو ان کے مزاج سے ہم آہنگ ہو۔ ۱۹۶۸ء میں ری پلکن امیدوار چڑکن نے اس وقت

نائب صدر ایک امیدوار کو منتخب کرنے کا طریقہ گذشتہ ۲۳۲ سالوں میں بتدریج وضع کیا گیا ہے۔ ماضی میں صدر ایک امیدوار اور نائب صدر ایک امیدوار ایک دوسرے کے خلیف نہیں بلکہ حریف ہو کرتے تھے۔

ذرا سوچنے، کیا صورتحال ہو گی اگر نومبر میں امریکی ایک ڈیمکریٹیک صدر اور ایک ری پلکن نائب صدر کا انتخاب کر لیں۔ دو اعلیٰ مناصب پر دو مختلف پارٹیوں کے نمائندے اگر بھی ہوں تو وہ ایسے کسی متفق علیہ پیغام کی ترسیل کس قدر مشکل ہو گی اور یہ سیاسی چاقش رفتار ترقی کو کم کر دینے کا سبب ہو گی۔ امریکی جمہور یہ کے موسمیں نے اپنی بصیرت سے اس منسٹے کا اور اک کر لیا تھا۔ اب کسی دوسرا پارٹی سے تعلق رکھنے والے امیدوار کا انتخاب اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب صدر ایک امیدوار اسے بطور خاص منتخب کرے۔

ابتداء میں حقہ رائے دہنگان میں دوسرے نمبر پر آنے والے صدر ایک امیدوار کو ہی نائب صدر نامزد کر دیا جاتا تھا۔ موسمیں امریکیہ نے شاید یہ سوچا تھا کہ اس طرح ایک قابل اعتبار اور پسندیدہ شخصیت کو نائب صدر ہونے کا اعزاز حاصل کر دیا اور شاید یہ طریقہ ایک بہتر جانشین حاصل کرنے میں معاون ہو گا۔ لیکن دستور سازوں نے سیاسی پارٹیوں کی تشکیل کا اندازہ نہیں لگایا تھا۔ ۱۹۷۴ء میں، فیڈر اسٹ پارٹی کے امیدوار جان ایڈمز صدر اور ڈیمکریٹیک ری پلکن پارٹی کے تھامس جیفرسن نائب صدر منتخب ہوئے۔ افس میں جیفرسن نے خود کو حزب خلاف کا ایک لیڈر قصور کرتے ہوئے اپنا پیشہ وقت، آئندہ انتخابات میں ایڈمز کے خلاف ہم جوئی کی منصوبہ بندی میں صرف کر دیا۔

۱۸۰۰ کے انتخاب میں، جیفرسن اور ان کے شریک انتخاب ایرین بر کا تعلق ایک سیاسی پارٹی سے تھا۔ اتفاق یہ تھا کہ دونوں کو برادر برادر ووٹ ملے۔ ایکٹھوڑل کا لجھ کے ضابطوں کے مطابق اس کا فیصلہ ایوان نمائندگان کے ووٹوں کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ جنے یہ طے کیا کہ وہ نائب صدر بننے کے بجائے کری صدارت پر بیٹھنا پسند کریں گے۔ اس قیمتی کو بنیانے کے لئے ایوان نمائندگان کو کم از کم ۳۰ بار ووٹ دینا پڑا اب جا کر جیفرسن کو کامیاب قرار دیا جاسکا۔ اس طرح جیفرسن سے ناراضی ہوئے نائب صدر کی حیثیت سے بیٹھ میں اپنا فیصلہ کرنے ووٹ صدر کی مرضی کے خلاف استعمال کیا۔

اس قسم کی مشکلات کا سامنا مستقبل میں تھا، اس کے پیش نظر جیفرسن نے ۱۸۰۳ء میں آئین میں بارہویں ترمیم کو پاس کرائے جانے کی کاوشوں کی حوصلہ افزائی کی۔ اس کے تحت صدر ایک امیدوار

امریکی صدر جارج ڈبلیو بیش (بائیں) اور نائب صدر ڈک چینی واشنگٹن ڈی سی میں ایک تقریب میں۔

